سورة الحج

آیات ۴۹ - ٦١

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌۚ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ
كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ
رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ
اٰيٰتِهٖؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌۙ ﴿۵۲﴾ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ
قُلُوْبُهُمْؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍۙ ﴿۵۳﴾ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا
بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَىِٕذٍ لِّلّٰهِؕ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓىِٕكَ
لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۠ ﴿۵۷﴾

وَ الَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ
الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾ ذٰلِكَۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا
عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۶۱﴾

سُوْرَةُ الحَجِّ

مكية
مدنية

آیات
78

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ

ملتِ ابراہیم کی نمائندہ امت کی تشکیل، شرک کی قیادت سے بیت اللہ کی تولیت چھین کر توحید کی بنیاد پر دین کا قیام، شہادتِ علی الناس اور دفاعی جہاد کے ذریعے اللہ کی حاکمیت کے عملی نفاذ کی جدوجہد

منکرین توحید، قیامت و آخرت سے مجادلہ

آیات 1-37

آیات 1 تا 7
قیامت اور بعث کے احوال ۔ مخالفین کو انذار- آیاتِ آفاق و انفس سے استدلال

آیات 8 تا 16
شرک، مفاد پرستی اور باطل امیدیں
شرک کے سہارے پر قائم جھوٹا اطمینان

آیات 17 تا 24
حق و باطل خدا کی عدالت میں ۔ مشرکین اور مسلمانوں کا متضاد کردار و انجام

آیات 25 تا 37
ملت ابراہیم اور بیت اللہ کی اصل حقیقت
(ملتِ ابراہیم کی مسخ شدہ وراثت)

سنتِ الٰہی : تصادمِ حق و باطل، جہاد و قتال، تطہیرِ بیت اللہ، ہجرت اور غلبہ

آیات 38 - 60

آیات 38 تا 41
بیت اللہ کے ناجائز متولین کے خلاف جہاد و قتال کی اجازت
اسلامی حکومت کی 4 اہم ذمہ داریاں

آیات 42 تا 52
تکذیبِ رسل اور سنتِ الٰہی- (تاریخ کی شہادت، مہلتِ عذاب اور ہلاکت کی دھمکی)

آیات 53 تا 57
سنتِ ابتلا اور غلبۂ حق/فتنۂ شیاطین اور کھرے کھوٹے کی پہچان

آیات 58 تا 60
اہلِ ایمان کی ہجرت اور انجامِ خیر

خاص اللہ کی عبادت

آیات 61 - 78

آیات 61 تا 66
توحیدِ ربانی کے عقلی و آفاقی دلائل/ربوبیتِ الٰہی کی نشانیاں

آیات 67 تا 72
دعوتِ توحید اور مخالفین کا جارحانہ ردِّ عمل (دعوت، مخالفت، اور انجام)

آیات 73 تا 76
شرک اور شفاعتِ باطل کا حتمی ابطال. قرآن حکیم کی دعوت

آیات 77 تا 78
مسلمانوں کی اصل حیثیت کی وضاحت
وہ ابراہیمؑ کے جانشین اور اس منصب کے لیے منتخب ہیں۔
ان کا اصل فریضہ دنیا میں شہادتُ علی الناس ہے

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَکُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ۚ﴿۴۹﴾ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِیۡنَ سَعَوۡا فِیۡۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیۡنَ اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۵۱﴾

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ - آپ کہہ دیجئے اے لوگو

(أ ن س) النَّاسُ : إِنْسَانٌ کی جمع (انسان، بنی آدم، لوگ

اِنَّمَاۤ اَنَا لَکُمۡ - بیشک میں تو صرف تمہارے لیے

نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ - واضح ڈرانے والے ہوں۔

فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ رِزۡقٌ کَرِیۡمٌ - ان کے لیے بخشش ہے اور عزت والا رزق ہے

رِزْقٌ کَرِیۡمٌ : جنت کی نعمتوں کی ایک جامع تعبیر

وَ الَّذِیۡنَ سَعَوۡا - اور وہ لوگ جنہوں نے کوشش کی

سَعٰی یَسْعٰی ، سَعْیًا : کوشش کرنا

فِیۡۤ اٰیٰتِنَا - ہماری آیات (کے جھٹلانے) میں

عَاجَزَ یُعَاجِزُ ، مُعَاجَزَةً : (ایک دوسرے کو) عاجز کرنا (III)

مُعٰجِزِیۡنَ - (ہمیں) عاجز کرنے کے لیے

مُعَاجِزٌ : عاجز کرنے والا (اسم فاعل) - مُعٰجِزِیْن اس کی جمع

اُولٰٓئِکَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ - یہی لوگ بھڑکتی آگ والے (جہنمی) ہیں

جَحَمَ : آگ کا لپکنا/شدت

جَحِیۡم : بھڑکتی آگ (دوزخ) - وہ آگ جو شدت سے لپکے، گھیر لے اور مہلت نہ دے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۵۲

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ -اور نہیں ہم نے بھیجا آپ سے پہلے

اَرْسَلَ يُرْسِلُ ، اِرْسَالًا : بھیجنا (IV)

مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ - کوئی رسول اور نہ کوئی نبی

(م ن ي)

اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى - مگر جب وہ تمنا کرتا

تَمَنّٰى يَتَمَنّٰى ، تَمَنِّيٌ : آرزو کرنا، تمنا کرنا(دل میں کسی خیال کا باندھ لینا)،پڑھنا (V)

اَلْقَى الشَّيْطٰنُ - تو ڈالتا شیطان (خلل)

اَلْقٰى يُلْقِيْ ، اِلْقَآءٌ : ڈالنا (IV)

فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ - اس کی تمنا میں

اُمْنِيَّة : آرزو، خواہش،دلی تمنا(اسمِ مصدر)

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ - تو دور کردیتا ہے اللہ (اس خلل کو)

نَسَخَ يَنْسَخُ ، نَسْخًا : دور کرنا، منسوخ کرنا، کالعدم قرار دینا، مٹانا

اردو میں: نسخ، نسخہ، منسوخ، تنسیخ، تناسخ

مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ - جو ڈالتا ہے شیطان

ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ - پھر پختہ کردیتا ہے اللہ اپنی آیات کو

اَحْكَمَ يُحْكِمُ ، اِحْكَامًا : پختہ کرنا، مضبوط کرنا (IV)

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ - اور اللہ خوب جاننے والا بہت حکمت والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَآ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٩﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿٥٠﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
الْجَحِيْمِ ﴿٥١﴾ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ ۚ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ ۗ وَاللّٰهُ
عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۙ ﴿٥٢﴾

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، کہہ دو کہ لوگو، میں تو تمہارے لیے صرف وہ شخص ہوں جو (برا وقت آنے سے پہلے) صاف صاف خبردار کردینے والا ہو، پھر جو ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی اور جو ہماری آیات کو نیچا دکھانے کی کوشش کریں گے وہ دوزخ کے یار ہیں۔ اور اے محمد (ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، تم سے پہلے ہم نے نہ کوئی رسول ایسا بھیجا ہے نہ نبی (جس کے ساتھ یہ معاملہ نہ پیش آیا ہو کہ) جب اس نے تمنا کی، شیطان اس کی تمنا میں خلل انداز ہوگیا۔ اس طرح جو کچھ بھی شیطان خلل اندازیاں کرتا ہے اللہ ان کو مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات کو پختہ کردیتا ہے، اللہ علیم ہے اور حکیم۔

Say (O Muhammad!): 'O people! I have been sent to you only as a plain Warner (before the Doom strikes You), So those who believe and act righteously shall be granted forgiveness and an honorable sustenance, Whereas those who strive against Our Signs, (seeking to profane them), they are the friends of the Fire! Never did We send a Messenger of a Prophet before you, (O Muhammad!): but that whenever he had a desire, Satan interfered with that desire. Allah eradicates the interference of Satan and strengthens His Signs. Allah is All-Knowing, Wise.

قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

آپ ﷺ کی حیثیت

- یہاں آپ ﷺ کو حکم دیا جارہا ہے کہ آپ لوگوں کے سامنے اپنی حیثیت واضح کردیں اور وہ یہ ہے کہ آپ انسانیت کو خبردار کرنے والے ہیں (لوگوں کی قسمتوں کے فیصلے کرنے والے نہیں)، کس کو کب تک مہلت دینی ہے اور کب کس صورت میں اس پر عذاب لانا ہے۔
- اس کلام کا رخ قریش کے متکبرین کی طرف ہے اور یہ بشارت ان کے غرور پر ایک کاری ضرب ہے۔ فرمایا کہ لوگوں کو سنادو کہ وہ وقت آرہا ہے جب ایمان و عمل صالح والوں کو تو مغفرت اور رزق کریم کی سرفرازی حاصل ہوگی، رہے وہ لوگ جن کی ساری بھاگ دوڑ ہماری آیات کی تکذیب اور ہمارے رسول کو شکست دینے کی راہ میں ہے جہنم میں جھونک دیئے جائیں گے۔
- قرآن کریم نے جہاں کہیں بھی ایمان کا ذکر کیا ہے۔ جو دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا اعلان ہے تو ساتھ ہی عمل صالح کا ذکر ضرور فرمایا۔ اس سے یہ تاثر دینا مقصود ہے کہ ایمان ایک بیج ہے جس سے اعمال صالحہ کی فصل وجود میں آتی ہے یا ایک درخت ہے جس سے اعمال صالحہ کے شگوفے پھوٹتے اور اسلامی زندگی کے رسیلے پھل لگتے ہیں
- لیکن جس ایمان سے کوئی عمل ظہور پذیر نہیں ہوتا اور اس سے اسلامی زندگی کا کوئی شگوفہ نہیں پھوٹتا اور حقوق و فرائض کے احساس کی ٹھنڈی چھاؤں وجود میں نہیں آتی اس ایمان کی حقیقت اور اصلیت میں یقینا کوئی خرابی ہے۔ اندیشہ ہے کہ ایسا ایمان اللہ کے یہاں مغفرت کا باعث نہیں بن سکے گا۔ جبکہ مغفرت وہ چابی ہے جس سے جنت کے دروازے کھلتے ہیں اور فوز و فلاح کا وہ وثیقہ ہے جو جنت میں داخلے کا باعث بن سکتا ہے۔

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ وَّلَا نَبِىٍّ اِلَّاۤ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلۡقَى الشَّيۡطٰنُ فِىۡۤ اُمۡنِيَّتِهٖ‌ۚ فَيَنۡسَخُ اللّٰهُ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ ثُمَّ يُحۡكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ‌ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ۙ‏ ﴿۵۲﴾

دعوت حق کو عاجز کرنے کی جدوجہد کے پس منظر میں تسلی

- گزشتہ آیت میں سعی فی المعاجزۃ کا ذکر ہے، یعنی قریش اور اہلِ مکہ کی وہ منظم اور بھرپور کوششیں جن کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی دعوت کو ناکام بنانا تھا۔ وہ غلط فہمیاں پھیلاتے، ایمان لانے والوں کو خوف زدہ کرتے اور ایسے حالات پیدا کرتے تھے کہ مسلمان دعوتِ اسلام سے پیچھے ہٹ جائیں یا ان کے حوصلے کمزور پڑ جائیں
- ان شدید مخالفتوں اور رکاوٹوں کی وجہ سے تبلیغ کا راستہ دشوار ہوتا جا رہا تھا، اور طبعاً آپ ﷺ کو اس پر تشویش ہوتی تھی۔
- چنانچہ آیت میں آپ ﷺ کو تسلی دی گئی کہ یہ صورتِ حال کوئی نئی نہیں۔ ہر دور میں جب بھی اللہ نے کسی نبی کو اصلاحِ انسانیت کے لیے بھیجا، شیطانی قوتوں نے اس کی دعوت کی مخالفت کی، اس کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کیں، اور حق بات کو الزامات اور بدگمانیوں کے پردوں میں چھپانے کی کوشش کی (إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ، شیطان اپنے چیلوں کے دلوں میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تمہارے ساتھ بحث مباحثہ شروع کر دیں - وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا ۚ اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے سرکش انسانوں اور جنوں کو دشمن بنا دیا اور وہ لوگوں کو دھوکا دینے کے لیے ایسی باتیں سکھاتے ہیں جو بظاہر بڑی دلکش ہوتی ہیں)
- اور یہ تسلی بھی کہ اللہ تعالیٰ کی بھی ایک سنت ہے کہ شیطانی قوتیں اللہ کے دین کی دعوت کو ناکام کرنے کے لیے جو کچھ کرتی ہیں اللہ تعالیٰ اسے مٹا دیتا ہے اور اپنی آیات اور اپنے احکام کو مستحکم کر دیتا ہے، اشتباہات کی وضاحت کرتا ہے، اعتراضات کا جواب دیتا ہے، کو محکمات کی مدد سے آسان کرتا اور واضح کرتا ہے۔ اپنی حکمت کاملہ اور دلائل قاہرہ سے شک کے کانٹوں کو صاف کر دیتا ہے

لِّيَجۡعَلَ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّ الۡقَاسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ‌ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَفِىۡ شِقَاقٍ بَعِيۡدٍۙ‏ ﴿۵۳﴾ وَّلِيَـعۡلَمَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ اَنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ

لِّيَجۡعَلَ مَا يُلۡقِى الشَّيۡطٰنُ - تاکہ بنادے (اللہ اس خلل کو) جو ڈالتا ہے شیطان

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلًا : بنانا

فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ - ایک آزمائش ان کے لیے

فِتْنَة : (ایک کثیر المعانی لفظ) آزمائش، امتحان، پرکھ، ابتلاء....

فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ - جن کے دلوں میں بیماری ہے

قَسَا يَقْسُو ، قَسْوَة / قَسَاوَة : سخت ہونا

اَلْقَاسِيَة : قَسْوَةٌ مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث

وَّ الۡقَاسِيَةِ قُلُوۡبُهُمۡ ۔ اور (ان کے لیے) جن کے دل سخت ہیں

اردو میں : قساوت، قسائی (جواب قصائی کی صورت میں لکھا جاتا ہے)

وَاِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ - اور بیشک ظالم لوگ

لَفِىۡ شِقَاقٍ بَعِيۡدٍ - یقیناً دور کی مخالفت میں ہیں

لَ : لام تاکید

شِقَاق : مخالفت، عداوت

بَعِيْد: دور

وَّلِيَـعۡلَمَ الَّذِيۡنَ - اور (اس لیے بھی) تاکہ جان لیں وہ لوگ

لِ : لام تعلیل (مقصد، علت یا غرض کو واضح کرتا ہے)

اُوۡتُوا الۡعِلۡمَ - جو علم دیے گئے

اٰتٰى يُؤْتِىْ ، اِيْتَآءٌ : دینا

اُوْتُوْا : وہ دیئے گئے (ماضی مجہول)

اَنَّهُ الۡحَـقُّ مِنۡ رَّبِّكَ - کہ بیشک وہ حق ہے آپ کے رب کی طرف سے

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝٥٤ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ۝٥٥

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ - تو وہ ایمان لائیں اس پر

فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ - پس جھک جائیں اس کے لیے ان کے دل

(خ ب ت) اَخْبَتَ يُخْبِتُ ، اِخْبَاتٌ: جھکنا (IV)

هَادٍ : هِدَايَة مصدر سے اسم فاعل (ہدایت دینے والا)

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ - اور بیشک اللہ یقیناً ہدایت دینے والا ہے ان لوگوں کو

اٰمَنُوْٓا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ - جو ایمان لائے سیدھے راستے کی طرف۔

زَالَ يَزَالُ ، زَوَالًا : زوال آنا

اس لفظ سے پہلے لَا کا آنا (زوال نہ آنا) یعنی ہمیشہ

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اور ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

مِرْيَة : ایسا شک جس سے تردد پیدا ہو جائے

فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ - شک میں اس (قرآن) سے

حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ - یہاں تک کہ آ جائے ان کے پاس قیامت

اَتٰى يُؤْتِيْ ، اِيْتَآءٌ : دینا

اَلسَّاعَة : قیامت

بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ - اچانک یا آ جائے ان پر

بَغْتَةً : اچانک،(کسی فعل کے واقعہ ہونے کی کیفیت/انداز بتاتا ہے)

عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ - عذاب ایک بے برکت دن کا

(ع ق م) عَقَمَ يَعْقِمُ عُقْمًا : بانجھ ہونا، پیداوار سے رک جانا

عَقِيْم : بانجھ، بے خیر، بے ثمر، منحوس

قرآن میں یہ صرف انسان کے لیے نہیں آیا، بلکہ ہوا (رِيح عَقِيم)، دن، اور قوموں کے انجام کے لیے- یہاں عقیم کا مطلب صرف بانجھ نہیں، بلکہ ہر طرح کے خیر اور نتیجے سے کٹا ہوا

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۙ﴿۵۳﴾ وَّ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ
رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً
اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

(وہ اس لیے ایسا ہونے دیتا ہے) تاکہ شیطان کی ڈالی ہوئی خرابی کو فتنہ بنادے ان لوگوں کے لیے جن کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے اور جن کے دل کھوٹے ہیں۔۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ عناد میں بہت دور نکل گئے ہیں۔اور علم سے بہرہ مند لوگ جان لیں کہ یہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے اور وہ اس پر ایمان لے آئیں اور ان کے دل اس کے آگے جھک جائیں، یقیناً اللہ ایمان لانے والوں کو ہمیشہ سیدھا راستہ دکھا دیتا ہے۔انکار کرنے والے تو اس کی طرف سے شک ہی میں پڑے رہیں گے یہاں تک کہ یا تو ان پر قیامت کی گھڑی اچانک آجائے، یا ایک منحوس دن کا عذاب نازل ہو جائے۔

(He does this) in order that He may make the evil caused by Satan a trial for those in whose hearts there is sickness (of hypocrisy), whose hearts are hard (and vitiated). Surely these wrongdoers have gone too far in their dissension. (He also lets this happen) in order that those endowed with knowledge may know that it is the truth from your Lord and that they may have faith in it and their hearts may humble themselves before Him. Verily, Allah always directs those that believe to the Right-Way. The unbelievers will not cease to be in doubt about it until the Hour suddenly comes upon them, or the chastisement of an ominous day overtakes them.

محمد اقبال

لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِى الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍۙ ﴿۵۳﴾
وَّلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾

حق کے مقابل میں باطل کو مہلت دیئے جانے کی (ایک) حکمت (54-53)

- جب بھی کوئی نبی حق کی دعوت لے کر اٹھتا ہے تو اس کے مقابلے میں باطل قوتیں سرگرم ہو جاتی ہیں اور لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات پیدا کرتی ہیں۔ یہ صورت حال اتفاقی نہیں بلکہ ایک الٰہی حکمت کے تحت ہوتی ہے تاکہ انسان آزمائش سے گزرے اور حق و باطل میں امتیاز کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف نبوت اور وحی کا نور عطا کیا ہے تو دوسری طرف شیطانی وسوسوں کو بھی مہلت دی ہے، تاکہ ہر شخص اپنی عقل و شعور سے فیصلہ کرے۔ اس امتحان میں وہ لوگ ناکام ہو جاتے ہیں جن کے دلوں میں نفاق کا مرض ہوتا ہے یا جو مسلسل مخالفت کے باعث سخت دل بن چکے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ رفتہ رفتہ ظلم کی راہ میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کے لیے واپسی دشوار ہو جاتی ہے۔

- دوسری طرف وہ لوگ جو علم سے آشنا ہوتے ہیں، وہ جہالت کے بجائے وحی کی روشنی کو اختیار کرتے ہیں۔ وہ پیغمبر کی سچائی، اس کے کردار اور اہلِ ایمان کی استقامت کو دیکھ کر یقین کر لیتے ہیں کہ یہی حق ہے۔ اس طرح ان کے ایمان میں پختگی آتی ہے اور ان کے دلوں میں نرمی اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔ جب وہ خلوص کے ساتھ اللہ کی طرف بڑھتے ہیں تو اللہ بھی ان کی رہنمائی فرماتا اور ان کے قدم مضبوط کرتا ہے۔ وہ انہیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھتا ہے اور بالآخر منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے، جس کا انجام آخرت کی کامیابی ہے۔

- مفسرین نے یہاں قصہ "غرانیق" کے سلسلے میں تفاصیل بیان کی ہیں جن کے مطالعے کا صحیح مقام سورۃ النجم ہے — (قصہ غرانیق: بعض غیر مستند اور ضعیف روایات میں آیا ہے کہ مکہ میں سورۂ نجم کی تلاوت کے دوران شیطان نے مشرکین کے بتوں کے حق میں چند الفاظ رسول اللہ ﷺ کی تلاوت میں ملا دیے، جنہیں بعد میں وحی کے ذریعے منسوخ کر دیا گیا....)

وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

آپ ﷺ کے لیے مزید تسلی (مخالفین کو وعید)

- آپ ﷺ کو کو مزید تسلی دی گئی ہے کہ آپ اشراف قریش یعنی ان بڑے بڑے کافروں کے بارے میں جو شب و روز آپ کی مخالفت اور معاندت میں مشغول رہتے ہیں اور آپ کی کوئی نصیحت ان پر اثر انداز نہیں ہوتی، پریشان اور دل گرفتہ نہ ہوں۔ نصیحت حاصل کرنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ آدمی نصیحت کی ضرورت محسوس کرے۔ سنجیدگی سے بات کو سنے اور کم از کم اتنی بات کو قبول کرلے کہ جو کچھ پیغمبر کی طرف سے کہا جارہا ہے عین ممکن ہے کہ وہ حق اور سچ ہو اور ہماری دنیا اور عقبیٰ کا دار ومدار اس کے قبول کرنے پر ہو

- ان مخالفین کی غیر سنجیدگی کا عالم یہ ہے کہ انھوں نے عذاب اور قیامت کو بھی مذاق سمجھ رکھا ہے تو ایسے لوگ کبھی حق کے قریب نہیں آسکتے۔ ان پر آپ ہزار محنت کریں وہ اپنے شک کی دنیا سے کبھی باہر نہیں نکلیں گے۔ وہ اپنے کفر و شرک پر اس وقت تک قائم رہیں گے جب تک اچانک قیامت نہیں آلیتی، یا اللہ کی طرف سے عذاب نہیں آجاتا۔ عذاب کی ہولناکی یا قیامت کی ناقابل بیان کیفیت کو دیکھ کر وہ یقیناً واویلا کریں گے کہ ہائے ہماری شامت اور بد نصیبی۔ لیکن اس وقت کا اعتراف ان کے کسی کام نہیں آئے گا کیونکہ عذاب تباہی کا فیصلہ بن کر آتا ہے اور قیامت دارالجزا ہے جو عمل کے ہر امکان کو ختم کر دیتی ہے

- عذاب کی شدت اور گیرائی کو واضح کرنے کے لیے، جس دن عذاب آئے گا، اس دن کی صفت "عقیم" لائی گئی ہے۔ عقیم اس کو کہتے ہیں جو اولاد کے قابل نہ ہو اور وہ دن جس کے بعد رات نہ آئے اور نہ اس کے بعد کوئی نیا دن طلوع ہو, ایسا منحوس دن ہو جس میں کوئی تدبیر کارگر نہ ہو، ہر کوشش الٹی پڑے، اور ہر امید مایوسی میں تبدیل ہو جائے وہ دن جس میں کسی قوم کی بربادی کا فیصلہ ہو جائے۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ - تمام بادشاہی اس دن اللہ کی ہوگی

يَوْمَئِذٍ = يَوْمَ + اِذٍ : اُس دن

يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ - وہ فیصلہ فرمائے گا ان کے درمیان

حَكَمَ يَحْكُمُ ، حُكْمًا وَ حُكُوْمَةٌ : حکم کرنا، فیصلہ کرنا

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ - تو وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے

فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ - (وہ) نعمتوں کے باغات میں ہوں گے۔

نَعِيْم : نعمتیں، عیش، راحت، خوش حالی، آسودگی
یہ نعمتوں کی گنتی نہیں بلکہ نعمتوں کی حالت کے لیے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا - اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا

وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا - اور جھٹلایا ہماری آیات کو

كَذَّبَ يُكَذِّبُ ، تَكْذِيْبٌ : جھٹلانا

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ - تو وہی لوگ ہیں (کہ) ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِيْنٌ - رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(ھ و ن) اَهَانَ يُهِيْنُ ، اِهَانَةٌ : رسوا کرنا، ذلیل کرنا (۱۷)

مُهِيْن : رسوا کرنے والا

اردو میں: اہانت، توہین

اَلۡمُلۡكُ يَوۡمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحۡكُمُ بَيۡنَهُمۡ ؕ فَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا
بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِيۡنٌ ﴿۵۷﴾

اس روز بادشاہی اللہ کی ہو گی، اور وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ جو ایمان رکھنے والے اور عمل صالح کرنے والے ہوں گے وہ نعمت بھری جنتوں میں جائیں گے
اور جنہوں نے کفر کیا ہوگا اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہوگا ان کے لیے رسوا کن عذاب ہوگا۔

On that Day all sovereignty shall be Allah's and He will judge between them. Then those who believed and acted righteously shall be in Gardens of Bliss.
A humiliating chastisement awaits those who disbelieved and denied Our Sings.

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۵۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵۷﴾

کائنات کا حاکم حقیقی

- کائنات کا حاکم حقیقی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ کائنات میں ہر جگہ، ہر وقت اسی کا حکم چل رہا ہے، لیکن آج اس حقیقت پر کچھ پردے پڑے ہوئے ہیں۔ دنیا میں ہمیں چھوٹے چھوٹے بادشاہ، فرمانروا، سردار وغیرہ بھی مقتدر اور بااختیار نظر آتے ہیں، لیکن جب قیامت کا دن آئے گا تو یہ سب پردے اٹھ جائیں گے۔ اس دن تمام بنی نوع انسان کو مخاطب کرکے پوچھا جائے گا: (لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ - المؤمن: ۱۶) آج کے دن بادشاہی کس کی ہے؟ اور پھر خود ہی جواب دیا جائے گا: (لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ) صرف اس اللہ کی جو واحد ہے، قہار ہے!
- کفارِ قریش کو تنبیہ کی گئی ہے اس آیت کریمہ میں، جو قیامت کا مطالبہ محض انکار اور تمسخر کے طور پر کرتے تھے اور یہ گمان رکھتے تھے کہ ان کے خودساختہ معبود انہیں بچالیں گے۔ انہیں بتایا گیا کہ قیامت کے دن مکمل اقتدار صرف اللہ کے ہاتھ میں ہوگا۔ دنیا کے بادشاہ، ڈکٹیٹر اور طاقت کے دعوے دار سب بے بس کھڑے ہوں گے، اور کوئی کسی کی مدد نہ کرسکے گا۔ جنہیں اللہ کا شریک بنایا گیا تھا وہ بھی اپنے پیروکاروں سے برأت کا اظہار کریں گے۔
- اس دن فیصلہ ایمان اور عمل کی بنیاد پر ہوگا۔ جو لوگ سخت حالات کے باوجود ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہ نعمتوں بھرے باغات میں جگہ پائیں گے، جہاں ان کی ہر خواہش پوری ہوگی۔ اس کے برعکس کفر، شرک اور تکبر کرنے والوں کو نہ صرف عذاب ملے گا بلکہ رسوائی بھی ان کا مقدر ہوگی، کیونکہ جب سزا میں ذلت شامل ہو جائے تو اس کی شدت اور بڑھ جاتی ہے۔ (اسی لیے قرآنِ کریم میں کئی ایک مقامات پر عذاب کے ساتھ کی صفت لائی گئی ہے)

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۵۸ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۵۹

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ - اور وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اللہ کے راستے

ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا - میں پھر قتل کردیے گئے یا فوت ہوگئے

مَاتَ يَمُوْتُ ، مَوْتًا : مرجانا

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ - یقیناً ضرور رزق دے گا انہیں

لَ : لام تاکید

رَزَقَ يَرْزُقُ ، رِزْقًا : رزق دینا

رِزْقًا حَسَنًا - اللہ اچھا رزق

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ - اور بیشک اللہ یقیناً وہ بہتر ہے سب رزق دینے والوں سے۔

لَيُدْخِلَنَّهُمْ - ضرور بالضرور وہ داخل کرے گا انہیں

لَ : لام تاکید

اَدْخَلَ يُدْخِلُ ، اِدْخَالًا : داخل کرنا (IV)

مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ - ایسے مقام میں (کہ) وہ پسند کریں گے اسے

مُدْخَل : داخل کرنا، داخل کرنے کی جگہ، مقام

رَضِيَ يَرْضٰى ، رِضًا ، رِضْوَانًا: راضی ہونا، پسند کرنا

وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ - اور بیشک یقیناً اللہ خوب علم رکھنے والا بہت بردبار۔

عَلِيْم : خوب جاننے والا

حَلِيْمٌ : بہت حلم والا (بردبار)

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٦٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٦١

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ - یہ ہے (بات جو اللہ طے کر دی کہ) جو بدلہ لے

عَاقَبَ يُعَاقِبُ ، مُعَاقَبَةٌ وَ عِقَابًا: زیادتی کرنا بدلہ لینا، سزا دینا، اذیت دینا (III)

بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ - اس کے مثل جو زیادتی کی گئی اس کے ساتھ

عُوْقِبَ : اذیت دی گئی (ماضی مجہول)

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ - پھر زیادتی کی گئی اس پر

بَغٰى يَبْغِيْ ، بَغْيًا : زیادتی کرنا، سرکشی کرنا

بُغِيَ: زیادتی کی گئی (مجہول)

لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ - یقیناً اللہ ضرور اسکی مدد کرے گا

لام تاکید + فعل (مضارع) + نون ثقیلہ = تاکیدی اسلوب

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ - بیشک اللہ یقیناً بہت معاف کرنے والا بخشنے والا ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ - یہ اس وجہ سے ہے کہ بیشک اللہ

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ - داخل کرتا ہے رات کو دن میں

(و ل ج) اَوْلَجَ يُوْلِجُ ، اِيْلَاجًا : داخل کرنا (IV)

وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ - اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں

وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ - اور یہ کہ بیشک اللہ خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے۔

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝٥٨ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ
حَلِيْمٌ ۝٥٩ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٦٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي
الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٦١

اور جن لوگوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، پھر قتل کردیے گئے یا مر گئے، اللہ ان کو اچھا رزق دے گا۔ اور یقینا اللہ ہی بہترین رازق ہے۔ وہ انھیں ایسی جگہ پہنچائے گا جس سے وہ خوش ہوجائیں گے۔ بیشک اللہ علیم اور حلیم ہے، یہ تو ہے ان کا حال، اور جو کوئی بدلہ لے، ویسا ہی جیسا اس کے ساتھ کیا گیا، اور پھر اس پر زیادتی بھی کی گئی ہو، تو اللہ اس کی مدد ضرور کرے گا۔ اللہ معاف کرنے والا اور درگزر کرنے والا ہے یہ اس لیے کہ رات سے دن اور دن سے رات نکالنے والا اللہ ہی ہے اور وہ سمیع وبصیر ہے

As for those who migrated in the way of Allah, where after they were slain, or died, Allah will certainly grant them a goodly provision. Indeed, Allah is the Best of all those who provide.
He will surely admit them to a resort which will please them. Most certainly Allah is Al-Knowing, Most Forbearing. That indeed is so. As for him who retaliates in proportion to the excess committed against him, and is thereafter again subjected to transgression, Allah will surely aid him. Verily, Allah is All-Pardoning, All-Forgiving. So shall it be because it is Allah Who causes the night to emerge out of the day and causes the day to emerge out of the night and Allah is All-Hearing, All-Seeing.

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝58 لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۝59

ہجرت فی سبیل اللہ: پہلا قدم ہی منزل

- جو لوگ دنیا کی زندگی میں اس بات کا ثبوت دیں گے کہ وہ ایمان کو سب سے قیمتی چیز سمجھتے ہیں، اس ایمان کی خاطر اگر وطن چھوڑنا پڑے تو وہ وطن چھوڑ دیں۔ اس راہ میں قتل ہونا پڑے تو وہ قتل ہو جائیں، لیکن وہ ایمان کے ساتھ بندھیں رہیں یہاں تک کہ وہ اسی حال میں انہیں موت آجائے - انہیں اللہ کی طرف سے قدردانی اور بشارتیں ہیں
- اس آیت کریمہ میں ان اہلِ ایمان کے لیے عظیم بشارت ہے جو اللہ کی رضا کے لیے ہجرت کرتے ہیں اور پھر اس راستے میں قتل کر دیے جاتے ہیں یا طبعی موت سے وفات پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ انہیں "رزقِ حسن" عطا کرے گا اور ایسی جگہ داخل کرے گا جسے وہ دل سے پسند کریں گے
- اس میں اس حقیقت کی وضاحت ہے کہ ہجرت محض مکانی تبدیلی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت اور دین کی سربلندی کے لیے ایک عظیم قربانی ہے، اور جو شخص اس ارادے سے نکلتا ہے وہ اللہ کے خاص فضل کا مستحق بن جاتا ہے۔ اگر وہ دشمن کے ہاتھوں شہید ہو جائے تو ظاہر ہے کہ اسے شہادت کا بلند مقام حاصل ہوگا، لیکن اگر سفر کی مشقتوں کے دوران طبعی موت آجائے تو بھی اس کا اجر ضائع نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اخلاص اور نیت کی بنا پر اسے وہی انعام ملتا ہے جو منزل تک پہنچنے والوں کو ملتا ہے
- آیت کے آخر میں اللہ تعالی کی صفتِ علم اور حلم کا ذکر - " **علیم** " ہے، یعنی وہ جانتا ہے کہ کس نے فی الحقیقت اسی کی راہ میں گھر بار چھوڑا ہے اور وہ کس انعام کا مستحق ہے۔ " **حلیم** " ہے یعنی ایسے لوگوں کی چھوٹی چھوٹی لغزشوں اور کمزوریوں کی وجہ سے ان کی بڑی بڑی خدمات اور قربانیوں پر پانی پھیر دینے والا نہیں ہے۔ وہ ان سے درگزر فرمائے گا اور ان کے قصور معاف کر دے گا

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝٦٠ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝٦١

مظلوم کی حمایت اور عدلِ الٰہی کا اعلان

- ذٰلِكَ ۚ جب اس طرح آتا ہے تو یہ پورے جملے کا قائم مقام ہوتا ہے کہ اس سے پہلے جو کچھ کہا گیا ہے اسے اچھی طرح سمجھ لو اور پلے باندھ لو۔ (That being so)
- یہ اس تناظر میں ہے اور اسِ مقام یاد دلایا گیا ہے کہ مہاجرین فی سبیل اللہ کو اللہ کے ہاں بلند مقام حاصل ہے، اگرچہ دنیا کی نگاہ میں وہ کمزور اور بے سہارا دکھائی دیتے ہوں۔ انہیں ایمان کی وجہ سے اس قدر ستایا گیا کہ ہجرت ان کے لیے ناگزیر ہو گئی، مگر اللہ کی عنایات انہی پر ہیں۔ اگر وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کے برابر بدلہ لے لیں تو ان پر مواخذہ نہیں ہو گا، کیونکہ یہ ان کا حق ہے۔ لیکن اگر ظالم دوبارہ زیادتی کریں تو وہ سمجھ لیں کہ یہ لوگ تنہا نہیں؛ اللہ ان کی پشت پر ہے اور وہ یقیناً ان کی مدد کرے گا
- اس آیت میں واضح اعلان کیا گیا ہے کہ جس شخص پر ظلم ہوا ہو اور وہ اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس کے ساتھ کیا گیا تھا، پھر بھی اس پر مزید زیادتی کی جائے تو اللہ خود اس کی مدد فرمائے گا۔ اس سے یہ اصول ثابت ہوتا ہے کہ مظلوم کو برابر کی حد تک دفاع اور بدلہ لینے کا حق حاصل ہے اور اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہو گا۔
- عبارت "وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ" میں صنعتِ تجانس (مشابہت) اور مماثلت (لفظی style of matching expression) کا اسلوب اختیار کیا گیا ہے، جو عربی زبان میں معروف ہے اور قرآن نے اسے متعدد مقامات پر استعمال کیا ہے
- مثال کے طور پر "جَزاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَ" میں بدلے کو بھی سیئہ کہا گیا ہے، حالانکہ وہ دراصل عدل ہوتا ہے، مگر لفظی مماثلت کے ذریعے معنیٰ کو مؤکد کیا گیا ہے۔ عربی میں بھی یہی اسلوب ملتا ہے، جیسے کہا گیا: كَمَا تَدِينُ تُدَانُ – جیسا تم معاملہ کرو گے، ویسا ہی تمہارے ساتھ معاملہ کیا جائے گا۔

اضافی مواد

Reference Material

آیات ۴۹ - ۶۱

- رسول ﷺ کی اصل ذمہ داری - لوگوں کو شرک کے عواقب سے آگاہ کرنا اور انھیں اس کے اخروی نتائج سے ڈرانا، پیغمبر اکرم ﷺ کی رسالت کا بنیادی مقصد ہے (نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ)
- ایمان کا عمل صالح کے ہمراہ اجر سے بہرہ مند ہونے کی شرط (فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ...... مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ)
- عمل صالح کے ہمراہ ایمان، بخشش کا سبب اور شرک وکفر کی گناہ کے اثرات کو زائل کرنے والا ہے
- رسول (ﷺ) کی دعوت کو نیچا دکھانے کے لیے اس دنیا میں بھاگ دوڑ کرنے والے آگ میں جانے والے ہیں، جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے
- انبیاء (علیہ السلام) کی لوگوں کے سامنے آیات الٰہی کی تلاوت کے وقت شیطان کا شبہ ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ ان شیطانی وساوس اور شبہات کا زائل فرمادیتا ہے (فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ)
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیات الٰہی کے بارے میں شبہات پیدا کرنے کیلئے شیطان کو آزاد چھوڑنے کی حکمت یہ تھی کہ بیمار دل اور قسی القلب لوگ گمراہ ہوجائیں اور شیطان کے فتنوں کے جال میں پھنس جائیں۔ (لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ...)
- تاریخ میں کفر و شرک کا محاذ، بیمار دل اور قسی القلب لوگوں سے تشکیل پاتا رہا ہے۔
- علم، دل و جان کی سلامتی کا اور جہل، دل کی بیماری اور قساوت قلبی کا سبب ہے (الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ)

آیات ۴۹ - ۶۱

- دل کا نرم ہونا، حق کی طرف مائل ہونے اور اسے قبول کرنے کا مناسب ذریعہ ہے (فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ)
- مشرکین کا قرآن اور اس کے من جانب اللہ ہونے کے بارے میں شک و تردد، گہرا اور نا قابل زوال تھا۔ (فَوَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ...)
- مہلک عذاب کافروں کے دلوں سے آیات الٰہی کی نسبت ہر قسم کے شک و تردد کو ختم کردیگا (اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ)
- روز قیامت کی مطلق اور بے مثل فرمانروائی، خدا تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔ (اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ)
- بہشت کی نعمتوں کا حصول ایمان و عمل صالح کے ساتھ ۔ (فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ)
- دین کی حفاظت کی خاطر اپنا شہر اور وطن چھوڑ کر دیار غربت کی طرف ہجرت کرنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔
- اللہ تعالیٰ، مہاجر مومنین کے اجر کا ذمہ دار ہے۔ (وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ........لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا)
- مہاجرین کی دیار ہجرت میں موت وہاں پر ان کی شہادت کے برابر ہے۔ (وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا)
- اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنین اور مہاجرین کو نصیحت کہ وہ کفار کے دباؤ اور اذیتوں کے مقابلے میں بردباری کا ثبوت دیں اور صبر کا دامن نہ چھوڑیں
- اللہ تعالیٰ نے ستم کا شکار ہونے والے مسلمانوں کو قطعی وعدہ دیا ہے کہ وہ ان کی مدد اور نصرت کرے گا تاکہ ظالم ستمگروں سے اپنا انتقام لے سکیں۔۔ (مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ)